علّامہ اقبالؔ

(1938–1877)

پورا نام شیخ محمد اقبال تھا۔ شیخ نور محمد کے بیٹے تھے۔ سیالکوٹ، پنجاب کے رہنے والے تھے۔ اقبالؔ کی ابتدائی تعلیم مشن کالج سیالکوٹ میں ہوئی۔ فلسفہ اور علومِ جدیدہ کی تعلیم کے لیے لاہور چلے گئے پھر ولایت کا سفر کیا اور کیمبرج سے فلسفے میں سندِ امتیاز حاصل کی۔ جرمنی سے ڈاکٹریٹ اور لندن سے بیرسٹری کی تعلیم پوری کی۔

شاعری کا آغاز کالج کے زمانے سے ہی ہوگیا تھا۔ ابتدائی دور کی شاعری میں قومی موضوعات نمایاں ہیں۔ بعد میں ان کی توجہ بین الاقوامی مسائل اور فلسفے کی طرف بڑھتی گئی۔

علّامہ اقبالؔ نے اردو شاعری کو ایک نیا رنگ و آہنگ عطا کیا ہے۔ انگریزی حکومت کی طرف سے ان کی شاعرانہ عظمت کے اعتراف میں اُنھیں ''سر'' کا خطاب عطا ہوا۔ اُردو میں چار مجموعے 'بانگِ درا'، 'بالِ جبریل'، 'ضربِ کلیم'، اور 'ارمغانِ حجاز' شائع ہوئے۔ انگریزی نثر میں بھی انھوں نے کتابیں لکھی ہیں۔ اردو کے ساتھ ان کی فارسی شاعری کو بھی غیر معمولی مقبولیت حاصل ہوئی۔ فارسی کلام کے جو مجموعے بہت مشہور ہوئے ان میں 'جاوید نامہ'، 'پیام مشرق' مثنوی 'اسرارِ خودی' اور 'رموزِ بےخودی' خاص ہیں۔

اقبالؔ کا شمار اردو اور فارسی کے عظیم شاعروں میں ہوتا ہے۔ وہ بنیادی طور پر نظم کے شاعر ہیں لیکن ان کی غزلیں بھی اعلیٰ معیار کی ہیں۔

غزل

پھر چراغِ لالہ سے روشن ہوئے کوہ و دمن
مجھ کو پھر نغموں پہ اُکسانے لگا مرغِ چمن
پھول ہیں صحرا میں یا پریاں قطار اندر قطار
اُودے اُودے، نیلے نیلے، پیلے پیلے پیرہن
اپنے من میں ڈوب کر پاجا سراغِ زندگی
تُو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن، اپنا تو بن
مَن کی دولت ہاتھ آتی ہے تو پھر جاتی نہیں
تن کی دولت چھاؤں ہے! آتا ہے دھن، جاتا ہے دھن
مَن کی دنیا میں نہ پایا، میں نے افرنگی کا راج
مَن کی دنیا میں نہ دیکھے، میں نے شیخ وبرہمن
پانی پانی کرگئی مجکو قلندر کی یہ بات
تو جُھکا جب غیر کے آگے، نہ مَن تیرا ، نہ تن!

علاّمہ اقبالؔ

سوالوں کے جواب لکھیے

1. آپ نے اب تک جو غزلیں پڑھی ہیں ان سے یہ غزل آپ کو مختلف کیوں لگی؟
2. شاعر نے پھولوں کو پریاں کیوں کہا ہے؟
3. تیسرے شعر میں شاعر کیا پیغام دینا چاہتا ہے؟
4. من کی دولت سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
5. غزل کے آخری شعر میں قلندر نے کیا بات کہی ہے؟